استفتاء

دارالافتاء، جامعہ دارالعلوم کراچی

ازالۂ عیب اور زینت کے لئے رائج "کاسمیٹک ٹریٹمنٹ" کا شرعی حکم

محترم جناب حضرت مفتی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

۱،۲۔ جھریوں کے خاتمے کے لئے ڈرمل فلر (dermal fillers) کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اس مقصد کے لئے سرجیکل اور نان سرجیکل ٹریٹمنٹ کا شرعی حکم ایک ہے یا ان دونوں میں فرق ہے؟

۳،۴۔ تغییر لخلق اللہ کن صورتوں کو مانا جائے گا؟ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ جس صورت معتاد پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے، اس میں تبدیلی تغییر لخلق اللہ ہے، سوال یہ ہے کہ صورت معتاد کے دائرے میں کیا کیا چیزیں داخل ہیں؟

۵۔ ڈرمل فلر کے اجزائے ترکیبی کا حکم کیا ہے؟ نیز اگر اپنے جسم سے چربی نکال کر زینت کے لئے اس کا محلول تیار کر کے استعمال کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۶۔ چھاتی کے متعلق ازالۂ عیب اور زینت کی رائج کاسمیٹک ٹریٹمنٹ "بریسٹ لفٹ"

(breast lift) کا کیا حکم ہے؟ نیز اس کے اجزائے ترکیبی کا حکم بھی بتائیں۔

۷۔ زینت اور ازالۂ عیب کے لئے بوٹوکس (botox) کے انجکشن لگوانے کا کیا حکم ہے؟ جس میں ایک زہریلا مادہ استعمال ہوتا ہے، اس کے مضر ہونے یا نہ ہونے میں کس کے قول کا اعتبار ہوگا؟

۸۔ ناک کے متعلق ازالۂ عیب اور زینت کی رائج کاسمیٹک ٹریٹمنٹ "نوز جوب" (nose job) کا کیا حکم ہے؟ کتاب "پلاسٹک سرجری: فقہ اسلامی کی روشنی میں" کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ محض زینت کے لئے رینو پلاسٹی جائز نہیں، کیا ازالۂ عیب کے لئے بھی یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں؟

۹۔ جھریوں کے ازالہ کے لئے ڈرمابریشن (dermabrasion) اور دیگر جدید طریقوں مثلاً: micro demabrasion اور chemical peel، laser skin resurfacing وغیرہ کا کیا حکم ہے، جن میں مختلف طریقوں سے جلد کی بیرونی تہہ ہٹائی جاتی ہے؟

۱۰۔ اگر جسم گدوانے (tattoos) سے اس کے اثرات ایسے ہوں جن کو ہٹانا ممکن ہو، تو اس صورت میں زینت کے لئے جسم گدوانا کیسا ہے؟ نیز اس صورت میں جسم گدوانے کے بعد ان کے اثرات کو ہٹانا ضروری ہے یا نہیں؟

۱۱۔ لیزر ٹریٹمنٹ (laser treatment) کا شرعی حکم بتائیں؟

۱۲۔ رنگ گورا کرنے کے لئے ایک خاص قسم کے انجکشن (skin whitening injections) لگوائے جاتے ہیں، جن کے مضر اثرات بھی ہیں، اور ان سے تکلیف بھی ہوتی ہے، حتی کہ جلد کو سُن کرنا پڑتا ہے، ان کا کیا حکم ہے؟ اگر یہ جائز نہیں تو ان میں اور رنگ گورا کرنے والی کریم میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ زینت کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرنا کیسا ہے، جس میں جسمانی تکلیف ہو؟

۱۴۔ سوئیوں پر مشتمل آلہ (microbalading) سے بھنویں زخمی کر کے ان میں رنگ بھرنا "وشم" کے حکم میں ہے یا نہیں؟

۱۵۔ زینت کے لئے جسم کے مختلف حصے چھیدوانا (piercing) جائز ہے یا نہیں؟

۱۶۔ انجکشن کے ذریعہ جسم میں داخل کی جانے والی چیز انسانی یا حیوانی پلازما ہو، تو اس کا انجکشن

CS CamScanner

لگوانا کیسا ہے؟

۱۷۔ زینت کے جن طریقوں کا آغاز کفار سے ہوا ہو، وہ طریقے جب مسلمانوں میں عام ہوجائیں تو ان کو اختیار کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

(یہ سوال کا خلاصہ ہے اصل سوال فتوی کے ساتھ دارالافتاء کے ریکارڈ میں محفوظ ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ازالۂ عیب اور زینت کے لیے رائج ٹریٹمنٹ (کاسمیٹک ٹریٹمنٹ) کے مختلف طریقوں کے متعلق، سوالات کے ساتھ منسلکہ معلومات کا مطالعہ کیا گیا، نیز اس حوالہ سے مزید معلومات کے لیے ماہرین کی تحریروں کی طرف مراجعت کی گئی، ان معلومات کی روشنی میں سوالات کے جواب عرض کیے جائیں گے، لیکن اس سے پہلے درج ذیل مقدمات بلاحظہ فرمائیں!

۱۔ شرعاً علاج، ازالۂ عیب اور زینت اختیار کرنا فی نفسہ جائز ہے۔ البتہ اس میں یہ تفصیل ہے کہ علاج اور ازالۂ عیب کے لیے جسم میں کانٹ چھانٹ یا دائمی تبدیلی چند شرائط کے ساتھ جائز ہے (للضرورۃ أو الحاجۃ)، جبکہ زینت کی خاطر جسم میں کانٹ چھانٹ یا دائمی تبدیلی جائز نہیں ہے، (لما فیہ من الإھانۃ و التغییر لخلق اللہ بدون الحاجۃ)۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے: جواہر الفقہ ۴۶/۷ اور فتاوی عثمانی (۲۲۴/۴)

۲۔ آج کل علاج، ازالۂ عیب اور زینت کے لئے، جسم میں کی جانے والی تبدیلیوں کی خاطر رائج، کاسمیٹک ٹریٹمنٹ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: سرجیکل ٹریٹمنٹ اور نان سرجیکل ٹریٹمنٹ۔ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ سرجیکل ٹریٹمنٹ میں جسم میں کانٹ چھانٹ اور دائمی تبدیلی کی جاتی ہے، مثلاً: اس میں طبی آلات کے ذریعہ جسم کے کسی حصہ کو کاٹا یا جوڑا جاتا ہے، جس سے بالعموم جسم میں دائمی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ جبکہ نان سرجیکل ٹریٹمنٹ میں جسم میں کانٹ چھانٹ کی ضرورت پیش نہیں آتی، بلکہ انجکشن کے ذریعہ جلد کے تحت کیمیاوی مواد داخل کیا جاتا ہے وغیرہ۔ عام طور سے اس سے جسم میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے، وہ عارضی ہوتی ہے۔

۳۔ مقدمہ نمبر (۱) میں مذکورہ تفصیل کے مطابق، علاج اور ازالۂ عیب کے لئے کاسمیٹک ٹریٹمنٹ کی مذکورہ دونوں صورتیں (سرجیکل اور نان سرجیکل) اختیار کرنا جائز ہیں، جبکہ زینت کے لیے سرجیکل ٹریٹمنٹ جائز نہیں ہے۔ البتہ زینت کے لیے نان سرجیکل ٹریٹمنٹ فی نفسہ جائز ہے، جبکہ اس میں کوئی اور شرعی خرابی، مثلاً: دھوکہ، کشفِ عورت، اسراف، تشبہ بالفساق، تشبہ بجنس آخر، تغییر لخلق اللہ اور ضرر وغیرہ نہ ہو، نیز ان میں جو کیمیاوی مواد استعمال کیا جاتا ہے، وہ نجس اور حرام نہ ہو۔

۴۔ بعض صورتوں میں ازالۂ عیب اور زینت کے درمیان حدِ فاصل کا تعین مشکل ہو جاتا ہے۔ البتہ ان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جسم کی ایسی صورت جو انسان کی طبعی صورت کے خلاف ہو، جیسے: زائد انگلی، ناقص عضو، قبل از وقت بالوں کی سفیدی یا چہرے پر جھریوں کا ظہور وغیرہ، تو شرعاً ایسی صورت، عیب کے حکم میں ہے، اور اس صورت میں جسم کو طبعی حالت پر لانے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جائے گا، وہ ازالۂ عیب کے حکم میں ہوگا۔ جبکہ طبعی صورت، مثلاً: طبعی رنگ یا طبعی عمر کے موافق جھریوں کا معتاد ظہور وغیرہ، شرعاً عیب کے حکم میں نہیں ہے، اس لیے ایسی طبعی صورت کو مزید نکھارنا، مثلاً: رنگ گورا کرنے کے لیے کوئی طریقہ اختیار کرنا، ازالہ عیب نہیں ہے، بلکہ یہ زینت کے تحت داخل ہے اور جائز ہے۔

سنن أبي داود (٤/ ٧٨)

عن ابن عباس، قال: لعنت الواصلة، والمستوصلة، والنامصة، والمتنمصة، والواشمة، والمستوشمة، من غير داء

شرح النووي على مسلم (١٤/ ١٩٢)

(لكل داء دواء فإذا أصيب دواء الداء برء بإذن الله) فهذا فيه بيان واضح لأنه قد علم أن الأطباء يقولون المرض هو خروج الجسم عن المجرى الطبيعي والمداواة رده إليه وحفظ الصحة بقاؤه عليه فحفظها يكون بإصلاح الأغذية وغيرها ورده يكون بالموافق من الأدوية المضادة للمرض

الفتاوى العالمكيرية =الفتاوى الهندية (٥/ ٣٦٠):

لا بأس بقطع العضو إن وقعت فيه الآكلة لئلا تسري كذا في السراجية

CS CamScanner

لا بأس بقطع اليد من الآكلة وشق البطن لما فيه كذا في الملتقط .إذا أراد الرجل أن يقطع إصبعا زائدة أو شيئا آخر قال نصير -رحمه الله تعالى -إن كان الغالب على من قطع مثل ذلك الهلاك فإنه لا يفعل وإن كان الغالب هو النجاة فهو في سعة من ذلك رجل أو امرأة قطع الإصبع الزائدة من ولده قال بعضهم لا يضمن ولهما ولاية المعالجة وهو المختار ولو فعل ذلك غير الأب والأم فهلك كان ضامنا والأب والأم إنما يملكان ذلك إذا كان لا يخاف التعدي والوهن في اليد كذا في الظهيرية .

من له سلعة زائدة يريد قطعها إن كان الغالب الهلاك فلا يفعل وإلا فلا بأس به كذا في خزانة المفتين .جراح اشترى جارية رتقاء فله شق الرتق وإن ألمت كذا في القنية .ولا بأس بشق المثانة إذا كانت فيها حصاة وفي الكيسانيات في الجراحات المخوفة والقروح العظيمة والحصاة الواقعة في المثانة ونحوها إن قيل قد ينجو وقد يموت أو ينجو ولا يموت يعالج وإن قيل لا ينجو أصلا لا يداوى بل يترك كذا في الظهيرية

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)(٣٨٣/٦)

(قوله سواء كان شعرها أو شعر غيرها) لما فيه من التزوير كما يظهر مما يأتي وفي شعر غيرها انتفاع بجزء الآدمي أيضا :لكن في التتارخانية، وإذا وصلت المرأة شعر غيرها بشعرها فهو مكروه، وإنما الرخصة في غير شعر بني آدم تتخذه المرأة لتزيد في قرونها، وهو مروي عن أبي يوسف، وفي الخانية ولا بأس للمرأة أن تجعل في قرونها وذوائبها شيئا من الوبر

اس تمہید کے بعد سوالات کے جواب درج ذیل ہیں:

(۲،۱)۔۔۔سوال میں مذکورہ طریقہ ڈرمل فلر (Dermal Filler) کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس میں انجکشن کے ذریعہ کیمیاوی مادہ جلد میں داخل کرکے، عارضی طور پر زینت کے لیے، یا ڈھلتی عمر کے اثرات کو ختم یا کم کرنے کے لیے، جھریوں کا ازالہ کیا جاتا ہے، جس سے چہرے اور دیگر اعضاء کی جلد خوب صورت اور جوان نظر آتی ہے۔ اسی طرح اس میں ناک اور ہونٹ وغیرہ کے عیب دار حصے میں انجکشن کے ذریعے کیمیاوی مادہ داخل کرکے مناسب صورت دی جاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ چونکہ اس طریقہ سے جسم میں عارضی تبدیلی

CamScanner

رونما ہوتی ہے، اس لیے ازالۂ عیب یا زینت کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا فی نفسہ جائز ہے، بشرطیکہ یہ طریقہ اوپر مقدمہ نمبر (۳) میں مذکورہ کسی شرعی خرابی پر مشتمل نہ ہو۔

(۴،۳)۔۔۔تغییرِ خلق اللہ سے مراد یہ ہے کہ جسم میں ایسی تبدیلی کی جائے، جو دائمی ہو اور جسم کی طبعی صورت کے خلاف ہو۔صورتِ معتاد کا مطلب بھی یہی ہے، مثلاً: پانچ انگلیوں میں سے ایک انگلی کاٹ ڈالنا، بھنویں نوچنا یا جسم کے کسی اور طبعی حصے کو دائمی تبدیلی کے ذریعہ بدل دینا۔ زینت کے لیے جسم میں ایسی تبدیلی کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

ڈرمل فلر کی مذکورہ تفصیل کے مطابق، اس کے ذریعہ جسم میں جو تبدیلی کی جاتی ہے، چونکہ وہ عارضی ہوتی ہے، اس لئے ازالۂ عیب اور زینت کے لیے اس کی گنجائش ہے، اور یہ تغییرِ خلق اللہ میں داخل نہیں ہے۔

تكملة فتح الملهم للشيخ محمد تقي العثماني حفظه الله تعالى (٤/١٦٩)

وقال القرطبي في تفسيره (٥/٣٩٢) " ثم قيل :هذا المنهي عنه إنما هو فيما يكون باقيا، لأنه من باب تغيير خلق الله تعالى، فأما مالا يكون باقيا، كالكحل والتزين به للنساء فقد أجازه العلماء مالك وغيره، وكرهه مالك للرجال، وأجاز مالك أيضا أن تشي المرأة يديها بالحنّاء ."

والحاصل :أن كل ما يفعل في الجسم من زيادة أو نقص من أجل الزينة بما يجعل الزيادة أو النقصان مستمرا مع الجسم وبما يبدو منه أنه كان في أصل الخلقة هكذا فإنه تلبيس وتغيير منهي عنه .وأما ما تزينت به المرأة لزوجها من تحمير الأيدي، أو الشفاه أو العارضين بما لا يلتبس بأصل الخلقة، فإنه ليس داخلا في النهي عند جمهور العلماء .وأما قطع الأصبع الزائدة ونحوها فإنه ليس تغييرا لخلق الله، وإنه من قبيل إزالة عيب أو مرض ، فأجازه أكثر العلماء خلافا لبعضهم.

(۵)۔۔۔ڈرمل فلر میں جو کیمیاوی اجزاء جلد کے اندر داخل کئے جاتے ہیں، ان میں عام طور پر کولیجن، Hyaluronic acid اور بعض دیگر اجزاء کا استعمال کیا جاتا ہے، ان اجزاء کا حکم ان کے ماخذ پر منحصر ہے، اگر ان کا ماخذ نباتات، یا ذبح شدہ حلال جانور ہے، تو فلر میں ان کا استعمال جائز ہے۔ تاہم اگر ان کا ماخذ مردار جانور، یا انسان ہو، تو زینت کے لئے فلر میں ان کا استعمال ناجائز ہے۔ اسی طرح اپنے ہی جسم کے کسی حصہ سے چربی نکال کر اس کے اجزاء کا محلول تیار کرکے، زینت کے لیے فلر میں ان کا استعمال ناجائز

ہے۔ البتہ ازالۂ عیب کے لیے شرائط کے ساتھ اس کی گنجائش ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے: جواہر الفقہ ۷/ ۴۶ اور فتاوی عثمانی ۴/ ۲۲۴)

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (۱۳۲/۵)

ولو سقط سنه يكره أن يأخذ سن ميت فيشدها مكان الأولى بالإجماع وكذا يكره أن يعيد تلك السن الساقطة مكانها عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله ولكن يأخذ سن شاة ذكية فيشدها مكانها وقال أبو يوسف -رحمه الله- لا بأس بسنه ويكره سن غيره قال ولا يشبه سنه سن ميت استحسن ذلك وبينهما عندى فصل ولكن لم يحضرني (ووجه) الفصل له من وجهين أحدهما أن سن نفسه جزء منفصل للحال عنه لكنه يحتمل أن يصير متصلا في الثاني بأن يلتئم فيشتد بنفسه فيعود إلى حالته الأولى وإعادة جزء منفصل إلى مكانه ليلتئم جائز كما إذا قطع شيء من عضوه فأعاده إلى مكانه فأما سن غيره فلا يحتمل ذلك.

والثاني أن استعمال جزء منفصل عن غيره من بني آدم إهانة بذلك الغير والآدمي بجميع أجزائه مكرم ولا إهانة في استعمال جزء نفسه في الإعادة إلى مكانه (وجه) قولهما أن السن من الآدمي جزء منه فإذا انفصل استحق الدفن كله والإعادة صرف له عن جهة الاستحقاق فلا تجوز وهذا لا يوجب الفصل بين سنه وسن غيره.

الأشباه والنظائر لابن نجيم (ص: ۱۳۸)

الجزء المنفصل من الحي كميتته كالأذن المقطوعة والسن الساقط إلا في حق صاحبه فطاهر وإن كثر ما لا ينعصر إذا تنجس.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)(۲۰۷/۱)

(قوله ففي البدائع نجسة) فإنه قال:ما أبين من الحي ان كان جزء ا فيه دم كاليد والأذن والأنف ونحوها فهو نجس بالإجماع، وإلا كالشعر والظفر فطاهر عندنا .اهـ ملخصا (قوله وفي الخانية لا) حيث قال :صلى وأذنه في كمه أو أعادها إلى مكانها تجوز صلاته في ظاهر الرواية. اهـ ملخصا .وعلله في التجنيس بأن ما ليس بلحم لا يحله الموت فلا يتنجس بالموت أي والقطع

CamScanner

فی حکم الموت، واستصحابه فی البعض بما مر من البدائع. وقال فی الحلیة: لا شك أنها مما تحلها الحياة، ولا تعرى عن الألم، ولذا أخذ الفقيه أبو الليث بالنجاسة وأقره جماعة من المتأخرين. اهـ. وفی شرح المقدسی قلت: والجواب عن الإشكال أن إعادة الأذن وثباتها إنما يكون غالبا بعود الحياة إليها فلا يصدق أنها مما أبين من الحي؛ لأنها بعود الحياة إليها صارت كأنها لم تبن، ولو فرضنا شخصا مات ثم أعيدت حياته معجزة أو كرامة لعاد طاهرا. اهـ.

أقول: إن عادت الحياة إليها فهو مسلم، لكن يبقى الإشكال لو صلى وهي في كمه مثلا. والأحسن ما أشار إليه الشارح من الجواب بقوله وفي الأشباه إلخ وبه صرح في السراج فما في الخانية من جواز صلاته ولو الأذن في كمه لطهارتها في حقه؛ لأنها أذنه فلا ينافي ما في البدائع بعد تقييده بما في الأشباه

(۶)۔۔۔ہمارے علم کے مطابق سوال میں ذکر کردہ طریقے "vampire breast lift" میں مریض کے جسم کے کسی حصہ سے خون کے بعض اجزاء لئے جاتے ہیں، اور ازالہ عیب یا زینت کے لیے چھاتی میں انجکشن کے ذریعہ داخل کیے جاتے ہیں۔ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ ازالہ عیب مثلاً: چھاتی، کینسر یا کسی حادثہ کی وجہ سے متاثر ہو جائے اور طبعی حالت سے نکل کر معیوب نظر آئے، تو اس صورت میں اس طریقہ سے چھاتی کی اصلاح جائز ہے۔ البتہ اگر چھاتی طبعی حالت کے مطابق ہو، اور محض زینت کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جائے، تو اس صورت میں یہ جائز نہیں ہے، اور اس سے اجتناب ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں بغیر حاجت کے جسم سے خون لیا جاتا ہے، اور پھر جسم میں داخل کیا جاتا ہے، جبکہ عام حالات میں بلا ضرورت یہ دونوں کام ناجائز ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل سے اس طریقے میں استعمال شدہ اجزائے ترکیبی platelet-rich plasma (PRP) کا حکم بھی واضح ہو جاتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ خون کے مذکورہ اجزاء، خون کے حکم میں ہونے کی وجہ سے نجس ہیں، لہذا زینت کے لیے ان کا استعمال جائز نہیں ہے۔ البتہ ازالہ عیب یا علاج کے لئے مقدمہ نمبر (۱) میں مذکورہ تفصیل کے مطابق اس کی گنجائش ہے۔

(۷)۔۔۔بوٹوکس (Botox) کے بارے میں ذکر کردہ معلومات سے معلوم ہوا کہ فلر کی طرح بوٹوکس

CamScanner

بھی جلد میں انجکشن کے ذریعہ داخل کیا جاتا ہے، جس کے ذریعہ ازالہ عیب یا زینت کے لئے عارضی طور پر جھریوں کو ختم کیا جاتا ہے۔ چونکہ فلر کی طرح یہ بھی جسم میں عارضی تبدیلی پیدا کرتا ہے، اس لئے ازالہ عیب یا زینت کے لئے اس کا انجکشن لگوانا فی نفسہ جائز ہے۔ جہاں تک اس کے اجزائے ترکیبی اور اس میں مضرت کا تعلق ہے، تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ بوٹوکس، Botulinum toxin سے اخذ کیا جاتا ہے، جو ایک زہریلا مادہ ہے، اور اس کا اصل ماخذ بیکٹیریا (ایک جراثیم) ہے۔ اس لیے اس کے فوائد کے ساتھ نقصانات بھی ہیں۔ لہذا اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر اس کا استعمال کسی ماہر کے ذریعہ کیا جائے، اور ظن غالب کے درجہ میں اس سے فائدہ ہو، اور نقصان نہ ہو، تو اس صورت میں زینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے، ورنہ اس سے بچنا چاہیے۔ نیز اس کے مفید یا مضر ہونے کے متعلق کسی ماہر اور معتمد معالج کی رائے شرعاً معتبر ہے۔

الدر المختار و حاشية ابن عابدين (رد المحتار)(٤/ ٤٢)

البنج و نحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوری (٨/ ٢١٢)

قال - رحمه الله:-(ويقبل قول الكافر في الحل والحرمة) قال الشارح وهذا سهو لأن الحل والحرمة من الديانات ولا يقبل قول الكافر في الديانات، وإنما يقبل قوله :في المعاملات خاصة للضرورة لأن خبره صحيح لصدوره عن عقل ودين يعتقد فيه حرمة الكذب والحاجة ماسة إلى قبول قوله لكثرة وقوع المعاملات اهـ.

(٨)۔۔۔ناک سے متعلق سوال میں ذکر کردہ کاسمیٹک ٹریٹمنٹ "Nonsurgical rhinoplasty" میں انجکشن کے ذریعہ کیمیاوی مواد ناک کی جلد میں داخل کیا جاتا ہے، جس سے عارضی طور پر اس کی ساخت اور صورت میں معمولی تبدیلی رونما ہوتی ہے، مثلاً: ناک کے دھنسے ہوئے حصہ میں انجکشن لگوانے سے، یہ کسی قدر ابھرا ہوا اور متوازن نظر آتا ہے وغیرہ۔ یہ طریقہ ازالۂ عیب یا زینت کے لئے اختیار

کرنا فی نفسہ جائز ہے، بشرطیکہ اس میں دھوکہ، اسراف، ضرر اور تشبہ بالفساق وغیرہ سے بچا جائے۔ جہاں تک "پلاسٹک سرجری: فقہ اسلامی کی روشنی میں" (کتاب کا نام)، میں ذکر کردہ "رینو پلاسٹی" کا تعلق ہے، تو بظاہر اس سے مراد "سرجیکل نوز جوب" ہے، جس میں آپریشن کے ذریعہ ناک کی شکل وصورت میں دائمی تبدیلی کی جاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ زینت کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے، البتہ ازالۂ عیب اور علاج کے لئے شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(۹)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ طریقہ "ڈرمابریشن" (Dermabrasion) اور اس کے مذکورہ دیگر متبادل جیسے: کیمیکل پیل (Chemical Peel) اور مائیکرونیڈلنگ (Microneedling) وغیرہ، میں جسم کے مختلف حصوں کی جھریوں کو ختم کرنے کے لیے، مختلف طریقوں سے جلد کی بیرونی تہہ ہٹائی جاتی ہے، جو بعد میں قدرتی طور پر خود ہی نشوونما پاتی ہے، یہ نئی تہہ نرم ہوتی ہے، اور جھریوں سے خالی ہوتی ہے۔ چونکہ ان طریقوں سے بلاضرورت جلد کی بیرونی تہہ ہٹائی جاتی ہے، جو تکریم بنی آدم کے خلاف ہے۔ نیز یہ نمص کی طرح ہے، جس میں چہرے یا بھنوؤں کے بالوں کو نوچا جاتا ہے، اور از روئے حدیث منع ہے۔ اس لیے اس کا شرعی حکم مقدمہ نمبر (ا) کے مطابق یہ ہے کہ ازالۂ عیب کے لیے مذکورہ طریقے فی نفسہ جائز ہیں۔ لیکن محض زینت کے لیے مذکورہ طریقے اختیار کرنا جائز نہیں ہیں (لما فیھا من معنی الإھانة و النمص بدون الحاجة)۔

البتہ اس میں ذکر کردہ آخری طریقہ Skin Tightening کی مختلف صورتیں ہیں، جن میں سے بعض صورتوں میں جلد کی بیرونی تہہ زائل نہیں کی جاتی، بلکہ "لیزر ٹریٹمنٹ" کے ذریعہ جسم میں موجود کولیجن کے ذریعہ جھریوں کا ازالہ کیا جاتا ہے، چونکہ اس سے عارضی تبدیلی پیدا ہوتی ہے، اس لیے زینت کے لیے ایسے طریقے اختیار کرنے کی گنجائش ہے، جبکہ اس میں دیگر شرعی خرابیاں نہ ہوں۔

الدر المختار و حاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (۳۸۳/۶)

"لعن اللہ الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة و الواشرة و المستوشرة و النامصة و المتنمصة "النامصة التی تنتف الشعر من الوجه و المتنمصة التی یفعل بھا ذلك

(۱۰)۔۔۔(ٹاٹو Tattoo) یعنی زینت کے لیے جسم گودوا کر، اس میں نقش و نگار کرنا (وشم) ناجائز اور

حرام ہے، چاہے ایسے نقش ونگار بعد میں "ڈرمابریشن" کے مذکورہ طریقے سے ہٹانا ممکن ہو یا نہ ہو، زینت کے لیے جسم گودوا کر اس میں نقش ونگار کرنا بہرصورت ناجائز اور حرام ہے۔ البتہ اگر اس ناجائز عمل کا ارتکاب کیا جائے، تو بعد میں "ڈرمابریشن" یا دیگر طریقوں سے ایسے نقش ونگار ہٹانے میں یہ تفصیل ہے کہ "وشم" کے بعد جسم میں جو نقش پڑ جاتے ہیں، وہ جسم کا حصہ بن جاتے ہیں، اور ضرر کے بغیر ان کا ازالہ مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا ازالہ شرعاً ضروری نہیں ہے۔ تاہم چونکہ یہ جسم میں ایک عیب ہے، اس لیے ڈرمابریشن یا دیگر طریقوں سے اس کا ازالہ جائز ہے، بشرطیکہ ازالہ عیب میں عیب کے بقدر یا اس سے بڑا ضرر نہ ہو۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)(۱/۳۳۰)

مطلب فی حکم الوشم (تنبیه مهم)

یستفاد مما مر حکم الوشم فی نحو الید، وهو أنه کالاختضاب أو الصبغ بالمتنجس؛ لأنه إذا غرزت الید أو الشفة مثلاً بإبرة.ثم حشی محلها بکحل أو نیلة لیخضر تنجس الکحل بالدم، فإذا جمد الدم والتأم الجرح بقی محله أخضر، فإذا غسل طهر؛ لأنه أثر یشق زواله؛ لأنه لا یزول إلا بسلخ الجلد أو جرحه، فإذا کان لا یکلف بإزالة الأثر الذی یزول بماء حار أو صابون فعدم التکلیف هنا أولی، وقد صرح به فی القنیة فقال :ولو اتخذ فی یده وشما لا یلزمه السلخ اهـ .لکن فی الذخیرة :لو أعاد سنه ثانیا ونبت وقوی، فإن أمکن قلعه بلا ضرر قلعه وإلا فلا وتنجس فمه

الأشباه والنظائر لابن نجیم (ص :۷۴)

الثالثة :الضرر لا یزال بالضرر

وهی مقیدة لقولهم :الضرر یزال، أی لا بضرر.

(۱۱)۔۔۔"لیزر ٹریٹمنٹ" کی متعدد صورتیں ہیں، اس لئے سب صورتوں پر ایک حکم لگانا مشکل ہے۔ جہاں تک جھریوں کے ازالہ کے لئے سوال میں ذکر کردہ لیزر ٹریٹمنٹ (Laser Skin Resurfacing) کا تعلق ہے، تو یہ "سرجیکل ٹریٹمنٹ" کے حکم میں ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ جلد کی بیرونی تہہ زائل کی جاتی ہے، اس لیے زینت کے لئے اس کا استعمال ناجائز ہے۔ البتہ ازالۂ عیب کے درجہ میں اس کی گنجائش ہے۔ تاہم

CamScanner

لیزر ٹریٹمنٹ کی جن صورتوں میں جلد کی تہہ زائل نہیں کی جاتی، بلکہ اس کے ذریعہ صرف مثلاً چہرہ وغیرہ کی
جھریوں کا ازالہ کیا جاتا ہے تو زینت کے لیے اس طرح کی لیزر ٹریٹمنٹ کی گنجائش ہے، بشرطیکہ اس میں
کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو۔

(۱۲)۔۔۔رنگ گورا کرنے کے لیے سوال میں ذکر کردہ طریقہ "Skin Whitening Injections" کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس میں چہرے اور جسم کے دیگر حصوں کی جلد کو گورا کرنے کے لیے متعدد انجکشن لگوائے جاتے ہیں، جن کے ذریعہ حیوانات اور بعض دفعہ انسان کے اجزاء پر مشتمل کولیجن وغیرہ کو جلد میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل بہت سارے انجکشن پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تکلیف دہ ہونے کے علاوہ، ضرر رساں بھی ہے، چنانچہ اس عمل کے بعد معدہ اور سانس کے امراض، الرجی اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا ہونا پایا جاتا ہے۔ اس لیے زینت کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ رنگ گورا کرنے والی کریم میں چونکہ مذکورہ خرابیاں نہیں ہیں، اس لیے یہ جائز ہے۔

(۱۳)۔۔۔اصل یہ ہے کہ کسی مصلحت اور فائدہ کے بغیر، جسم کو تکلیف اور اذیت دینا جائز نہیں ہے، تاہم اگر کوئی مصلحت مثلاً: علاج وغیرہ کے لیے اس کی نوبت آئے تو شرعی حدود کے اندر اس کی گنجائش ہے۔ جہاں تک زینت کے لئے جسمانی تکلیف کا تعلق ہے تو زینت بھی چونکہ ایک مصلحت ہے اور اس کا رواج عہد رسالت سے ہے، اس لیے زینت کے لیے ایسے عمل کی گنجائش ہے، جس میں کان یا ناک چھیدوانے کے بقدر معمولی تکلیف ہو۔ تاہم اگر اس کے لیے غیر معمولی تکلیف دہ عمل اختیار کیا جائے، جس کے لیے باقاعدہ جلد کو سُن کرنے کی ضرورت ہو، اور اس کے بغیر اس کی تکلیف ناقابلِ تحمل ہو تو زینت کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوری (۵۵٤/۸)

والأصل أن إيصال الألم إلى الحيوان لا يجوز شرعا إلا لمصالح تعود إليه وفي الختان إقامة السنة وتعود إليه أيضا مصلحته لأنه جاء في الحديث الختان سنة يحارب على تركها وكذا يجوز كي الصغير وربط قرحته وغيره من المداواة وكذا يجوز ثقب أذن البنات الأطفال؛ لأن فيه منفعة

الزمة وتناده، وعمل ذلك من وقته -صلى الله عليه وسلم- إلى يومنا هذا من غير نكير

(۱۴)۔۔۔"مائیکروبلیڈنگ" (Microblading) کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس میں چھوٹی چھوٹی سوئیوں پر مشتمل ایک آلے سے بھنوؤں کے اندر خالی جگہوں کو زخمی کیا جاتا ہے، اس کے بعد ان میں ایک خاص قسم کا رنگ بھرا جاتا ہے، جس سے بھنویں گھنی نظر آتی ہیں۔ یہ طریقہ وشم میں داخل ہے، جسے زینت کے لیے اختیار کرنا ناجائز اور حرام ہے، اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

الدر المختار و حاشية ابن عابدين (رد المحتار)(٦/٣٨٣)

والواشمة :التي تشم في الوجه والذراع، وهو أن تغرز الجلد بإبرة ثم يحشى بكحل أو نيل فيزرق والمستوشمة :التي يفعل بها ذلك بطلبها

(۱۵)۔۔۔جسم کے کسی حصہ کو زینت کے لیے چھیدوانے (piercing) کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ جسم کو زینت کے لیے چھیدوا کر اس میں زیور پہننے کی وہ صورت جائز ہے، جو عام مسلمانوں کے عرف میں زینت کے لیے رائج ہو، جیسے: کان یا ناک میں چھید کر کے زیور پہننا۔ اور جو طریقے صرف کفار یا فساق کے عرف میں رائج ہوں، ان کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے، جیسے: بعض لوگ ہونٹوں میں چھید کر کے زیور پہنتے ہیں، اس طریقہ میں فساق اور کفار کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے، اسے اختیار کرنا ناجائز ہے، نیز اس میں بغیر فائدہ کے جسم کو اذیت دی جاتی ہے، اس لیے اس سے بچنا لازم ہے۔

الدر المختار و حاشية ابن عابدين (رد المحتار)(٦/٤٢٠)

(ويكره) للولي إلباس (الخلخال أو السوار لصبي) ولا بأس بثقب أذن البنت والطفل استحسانا ملتقط .قلت :وهل يجوز الخزام في الأنف، لم أره........................

(قوله الخلخال) كبلبال ويسمى خلخلا ويضم قاموس (قوله للصبي) أي الذكر لأنه من زينة النساء ط (قوله والطفل) ظاهره أن المراد به الذكر مع أن ثقب الأذن لتعليق القرط، وهو من زينة النساء ، فلا يحل للذكور، والذي في عامة الكتب، وقدمناه عن التتارخانية :لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات وزاد في الحاوي القدسي :ولا يجوز ثقب آذان البنين فالصواب إسقاط الواو

(قوله لم أره) قلت :إن كان مما يتزين النساء به كما هو فى بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط اهـ ط وقد نص الشافعية على جوازه مدنى

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوری (٥٥٤/٨)

والأصل أن إيصال الألم إلى الحيوان لا يجوز شرعا إلا لمصالح تعود إليه وفى الختان إقامة السنة وتعود إليه أيضا مصلحته لأنه جاء فى الحديث الختان سنة يحارب على تركها وكذا يجوز كي الصغير وربط قرحته وغيره من المداواة وكذا يجوز ثقب أذن البنات الأطفال؛ لأن فيه منفعة للزينة وكان يفعل ذلك من وقته -صلى الله عليه وسلم -إلى يومنا هذا من غير نكير

(۱۶)---پلازما خون کا جزو ہونے کی وجہ سے نجس ہے، چاہے انسان کا ہو یا حیوان کا۔اس لیے زینت کے لیے ایسی چیز کا استعمال ناجائز ہے،جس کے اجزائے ترکیبی میں پلازما شامل ہو،البتہ اگر قلبِ ماہیت کے ذریعہ پلازما کی ماہیت بدل گئی ہو،تو اس صورت میں اس کے استعمال کی گنجائش ہوسکتی ہے۔

(۱۷)---زینت کے جو طریقے کفار یا فساق کے ساتھ خاص ہیں،اور عام مسلمانوں کے عرف میں رائج نہیں ہیں،تو ایسے طریقوں سے بچنا لازم ہے۔البتہ اگر زینت کا کوئی طریقہ شرفاء اور فساق سب کے ہاں رائج ہو،اور عام مسلمانوں کے عرف میں اسے زینت کے لیے اختیار کیا جاتا ہو،اور اس میں کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو،تو اسے اختیار کرنا جائز ہے،ایسا طریقہ صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں ہوگا کہ اس کی ابتداء کفار سے ہوئی تھی۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار)(٤٢٠/٦)

(ويكره) للولى إلباس (الخلخال أو السوار لصبى) ولا بأس بثقب أذن البنت والطفل استحسانا ملتقط .قلت :وهل يجوز الخزام فى الأنف، لم أره..............................

(قوله الخلخال) كبلبال ويسمى خلخلا ويضم قاموس (قوله للصبى) أى الذكر لأنه من زينة النساء ط (قوله والطفل) ظاهره أن المراد به الذكر مع أن ثقب الأذن لتعليق القرط، وهو من زينة النساء ، فلا يحل للذكور، والذى فى عامة الكتب، وقدمناه عن التتارخانية :لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات وزاد فى الحاوى القدسى :ولا يجوز ثقب آذان البنين فالصواب إسقاط الواو

(قوله لم أره) قلت: إن كان مما يتزين النساء به كما هو في بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط اهـ
ط وقد نص الشافعية على جوازه مدنى .... واللہ تعالیٰ أعلم

نور الحق

عفا اللہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٢٧/شعبان المعظم/١٤٤٤ھ
٢٠/مارچ/٢٠٢٣ء

جواب الحمد للہ اصولِ فقہیہ کے مطابق
درست ہے۔ ما شاء اللہ تمام صورتوں کی
تفصیل واضح کردی گئی ہے۔ لیکن چونکہ ان
معاملات میں صریح جزئیات ملنا ممکن نہیں
اسلئے دوسرے اہلِ فتویٰ سے بھی رجوع
کرلیا جائے تو بہتر ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ
٢٧-٨-٤٤

الجواب صحیح
بندہ ... عفی عنہ
٢٨-٨-٤٤ھ

مفتی

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ ...
٢٨/٨/١٤٤٤ھ

مفتی

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
٢٩/٨/١٤٤٤ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
٢٨/٨/١٤٤٤ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح
خلیل احمد اعظمی
٢٩-٨-٤٤ھ

دار الافتاء

☆☆☆